اتمام البرہان

فی رد

توضیح البیان

مکمل چار حصے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

طبع چہارم اپریل ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... اتمام البرہان مکمل چار حصے
مصنف .... شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوزاہد محمد سرفراز خان صفدر مدظلہٗ
تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
قیمت .... ایک سو پچاس روپے (-/۱۵۰)

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان
☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا کامی ایبٹ آباد
☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد
☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی
☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ
☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ
☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

فہرس

کہ نبی کے معنی اور مفہوم میں تمام خبروں کا جاننا اور بتانا داخل ہے یا نہیں ؟ سو علامہ قطلوبغا رح کی اس عبارت سے تو یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی کے مفہوم میں تمام خبریں جاننا اور بتانا داخل ہے وہ خود اس کے خلاف تصریح کرتے ہیں۔

انما نھی عن الکلام فی حقیقۃ الروح وھی غیر معلومۃ للبشر اصلاً بل ھی فی علم اللہ تعالیٰ الذی احاط بکل شیٔ علماً (شرح المسایرۃ ج ۲ ص۹۱ طبع مصر)

حقیقتِ روح کے بارے میں کلام کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور یہ بشر کو مطلق معلوم نہیں بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے جس نے ہر چیز کو علم میں احاطہ کر رکھا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ روح کی حقیقت بقول علامہ قاسم رح کسی بشر کو معلوم نہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نبی بھی شامل ہیں اگر نبی کے مفہوم اور معنی میں ہر ہر چیز کو جاننا اور اس کی خبر دینا داخل ہوتا تو ضروری امر ہے کہ روح کی حقیقت کا علم بھی ان کو ہوتا جس کی وہ خبر دیتے بلکہ اس سے زیادہ صراحت سے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

قال عبد اللہ بن بریدۃ ان اللہ تعالیٰ لم یطلع علی الروح ملکاً مقرباً ولا نبیاً مرسلاً (البقہ ج ۲ ص۱۰۱)

امام عبد اللہ بن بریدہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روح (کی حقیقت) پر نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو اطلاع دی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کو

ان کی ایسی تصریح کی موجودگی میں یہ دعویٰ کرنا اور لوگوں کو یہ باور کرانا کہ نبی کے معنی اور مفہوم میں ہر ہر چیز کا جاننا اور اس کے بارے میں خبر دینا داخل ہے قطعاً بے بنیاد امر ہے اور حقیقت سے اس کا ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے۔ نبوت کے لئے نزول وحی و قرآن سب سے بڑا اعزاز ہے۔ سے

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نور ہدایت کیا کہنا ،
جس سینے میں قرآن اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

سوم : مؤلف مذکور لکھتے ہیں کہ دس علماء دیوبند کی فل بنچ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبوۃ کا معنی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر غیب کی بات بتانا اور نبی کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی بناء پر غیب کی باتیں بتانے والا (لغات المنجد عربی اردو ص۱۲۲۳)

اگر اعلیٰحضرت نے نبی کے معنی غیب بتانے والا کیا ہے تو آپ کیوں سیخ پا ہو گئے ہیں بلکہ شامی کباب کی طرح جل بھن کر لگے ہذیان کرنے اپنے جغادری مولویوں کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (محصلہ ص۳۶ معروضات)

الجواب : علماء دیوبند کی فل بنچ کا متفقہ فیصلہ بھی مؤلف مذکور کو ہرگز مفید نہیں اس لئے کہ علماء دیوبند کا جب نصوص قطعیہ کے تحت عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کلی غیب نہیں تو پھر ان کے منشی کے خلاف ان کی عبارت سے یہ مطلب اور معنی کشید کرنا کہ وہ کلی غیب مراد لیتے ہیں قطعاً غلط ہے اور یہ بالکل توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ کا مصداق ہے ان حضرات نے جو معنی کیا ہے وہی کچھ ہم کہتے ہیں اور وہی کتب اسلام سے ثابت ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی اطلاع پا کر غیب کی بعض خبریں بتاتے ہیں لیکن جب انہوں نے غیب کی ایک خبر بھی نہیں بتائی تھی صرف وحی ہی سے نوازے گئے تھے وہ نبی اس وقت بھی تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ نبی کے مفہوم میں غیب شامل نہیں ہاں بعد کو اخبارِ غیب سے نوازے گئے۔

چہارم : مؤلف مذکور راقم اثیم کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ نے لکھا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر احکام خداوندی بتاتے ہیں اور غیب کی خبریں بھی بتلاتے ہیں دیکھئے اس عبارت میں آپ نے نبی علیہ السلام کے لئے عطائی علم غیب مان لیا، حالانکہ تنقید متین ص۱۹۳ پر آپ لکھتے ہیں خانصاحب کا یہ بے بنیاد دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذاتی طور پر نہیں بلکہ عطائی طور پر علم غیب حاصل تھا اور دل کا سرور کے سرورق کی پشت پر اپنی ایک کتاب کے اشتہار میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذاتی اور عطائی ہر طرح علم غیب ماننا شرک ہے اب تبلایئے کہ آپ کے کلام میں اور ایک مجنون کی بڑ میں کیا فرق رہ گیا ؟ آپ جس شئے کو ایک جگہ بے بنیاد اور شرک قرار دیتے ہیں دوسری جگہ اس کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں (ص۳۷ معروضات)

الجواب : مؤلف مذکور تو دل میں بڑے ہی خوش ہوتے ہوں گے کہ انہوں نے راقم اثیم کے کلام میں بظاہر تعارض قائم کر کے عظیم محاذ فتح کر لیا ہے اور ان کے علم و تحقیق سے